**Name : Ammer Afaq**

**ID : 15903**

**Assignment : Functional Urdu**

**Submitted to : Sir Amjid**

میں ایک عام سا انسان ہوں اور اس دنیا کا ایک مہمان ہوں۔ میری مہارت کمپیوٹر میں ہے اور میں کمپیوٹر کی اس دنیا میں بہت سی چیزوں کی واقفیت رکھتا ہوں ۔انٹرنٹ کی دنیا سے میرا واسطہ کافی عرصے سے ہے اور مختلف وبساٹٔس پر کام کرنا اور اسے دوسرے لوگوں کو سکھانا میراپیشہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے اس پیشے سے زیادو سے زیادو نوجوان ٹیکنالوجی کو سمجھیں اور اس سے فایٔدے حاصل کریں ۔ ٹیکنالوجی کی اس دنیا میں بہت سارے ایسے رستے ہیں جن کو پڑھنا اور سمجھنا میرا شوق ہے اور مین چاہتا ہوں کہ میں زیادہ سے زیادہ ایسی چیزیں سیکھوں جن سے مجھے اور میرے ملک کوفایٔدہ ہو۔ پاکستان ٹیکنالوجی کہ لہاذ سے بہت پیچھے ہے اور کافی لوگ اس سے آراستا نہیں ہیں اسلیے میرے مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ میں پاکستان کے لوگوں کو اس جدید دور کی روشنیوں سے آراستا کروا کر ملک میں نوجوانوں کو روزگار کی موقع فراہم کروں۔

میرے مزاج میں خوش اخلاقی کا گن ہے جو مجھے میرے والد صاحب سے ملا ہے ۔ ہنس کر بات کرنا اور عزت کے لایٔق لوگوں کی دل سے عزت کرنا میری عادت ہے ۔اپنے ماضی سےسبق حاصل کر کے اپنے مستقبل کی سوچ بناتا ہوں۔ محنت اور لگن سے ہر نیک کام کرنا اور سیکھنا اور سکھانا کچھ ایسی عادتیں ہیں جو میں ہمیشہ اپنے اندر رکھنا چاہتا ہوں جو ایک نا ایک دن میری کامیابی کا راض بنیں گی۔

اسلام آباد: پاکستان رواں مالی سال میں 2 900 ملین ڈالر سے بھی کم سعودی تیل اور گیس کریڈٹ سہولیات استعمال کرسکتا ہے جس کی منظوری سالانہ حد $ 3.2 بلین ہے - یہ ایک لائف لائن ہے جسے وزیر اعظم عمران خان نے دو بار برطانیہ میں جاکر حاصل کیا تھا۔

اس سہولت کو استعمال کرنے سے سرکاری زرمبادلہ کے سرکاری ذخائر پر کچھ اضافی بوجھ پڑگیا ہے ، جسے اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) نے غیر ملکی منی کی گرمی سے گذرانا تھا۔

وزارت خزانہ کے ذرائع کے مطابق ، 3.2 بلین ڈالر کی سہولت کے مقابلہ میں ، ہم توقع کرتے ہیں کہ اصل استعمال 890 ملین ڈالر کے لگ بھگ رہے گا۔ اقتصادی امور کی وزارت کی ایک حالیہ اشاعت نے رواں مالی سال کے جولائی تا اپریل کی مدت کے دوران اس استعمال کو صرف .6868 ملین ڈالر بتائے۔ لیکن پیٹرولیم ڈویژن کے ترجمان ساجد قاضی نے کہا کہ خام تیل کی قیمتوں میں کمی اور کم طلب کے ساتھ اس سہولیات پر اثر پڑا ، امید ہے کہ جب حالات معمول پر آئیں گے تو اعداد و شمار میں بہتری آئے گی۔

oil 3.2 بلین سعودی تیل کی سہولت .2 6.2 بلین سعودی عرب پیکیج کا حصہ تھی جس کا اعلان سلطنت نے نومبر 2018 میں پاکستان کے بیرونی شعبے کی پریشانیوں کو کم کرنے کے لئے کیا تھا۔ وزیر اعظم عمران خان اس معاہدے کو محفوظ بنانے کے لئے دو بار سعودی عرب گئے تھے۔ یہ سفر ان کے قریبی ساتھی رضا داؤد نے ایک بار "خوفناک" بتایا تھا۔ یہ سہولت جو شاہی خاندان کے ساتھ بیک ڈور بیرونی لابنگ کے بعد حاصل کی گئی تھی اس کا فائدہ صرف اس مالی سال میں ہی نہیں رہا بلکہ بجٹ کے تخمینے کے مطابق حکومت مالی سال 2020-21 میں جولائی سے شروع ہونے والے مالی سال میں 1 بلین ڈالر سے زیادہ کا استعمال نہیں کرسکے گی۔

سعودی سہولت کو شروع سے ہی روکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ابتدائی طور پر ، دونوں ممالک نے جنوری 2019 سے اس سہولت کو چلانے کی منصوبہ بندی کی تھی۔ لیکن حقیقت میں یہ پچھلے سال جولائی سے کارآمد ہوگئی۔

متحدہ عرب امارات (متحدہ عرب امارات) نے بھی دسمبر 2018 میں پاکستان کے لئے 6.2 بلین ڈالر کے پیکیج کا اعلان کیا تھا ، جس میں تیل کی سہولت بھی شامل تھی۔ لیکن بعد میں ، متحدہ عرب امارات نے اپنی مالی امداد کو 2 ارب ڈالر تک کم کردیا اور ملتوی ادائیگیوں پر 3.2 بلین ڈالر کی تیل کی سہولت دینے کے منصوبے کی بھی حمایت کی۔متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کے تیل قرضے کی سہولیات چین سمیت تین دوست ممالک کے ساتھ 14.5 بلین ڈالر کے پیکیج کا حصہ تھیں۔ اقتدار میں آنے کے بعد ، پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کی حکومت کو 12 بلین ڈالر کے سوراخ کو بھرنے کا فوری چیلینج کا سامنا کرنا پڑا ، جس میں جاری کردہ کھاتوں کے بڑھتے ہوئے خسارے کی وجہ سے پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت پیچھے رہ گئی ہے۔ .

پٹرولیم ڈویژن ورژن

ساجد قاضی نے کہا کہ ایس ڈی ایف مدت کے عرصے میں پھیلا ہوا ہے اور ممکن ہے کہ کسی خاص عرصے میں فنڈ کے استعمال میں کمی واقع ہو۔

ترجمان کا کہنا ہے کہ اس سہولت کا کم استعمال حالیہ خام مال کی منسوخی اور قیمتوں کے اثرات کی وجہ سے ہوسکتا ہے کیونکہ ریفائنریز کم گزرتے ہوئے گزر رہی ہیں۔انہوں نے مزید کہا ، "کم طلب اور فرنس آئل کی بحالی کی وجہ سے جولائی دسمبر سے ریفائنریز (پارکو اور این آر ایل) کا لوئر ان پٹ ، پارکو ٹرن رائونڈ ہوا لہذا جنوری اور فروری کے دوران صرف ایک کارگو پہنچا۔"

"کوویڈ ۔19 لاک ڈاؤن کی وجہ سے بھی طلب کم رہی اور جنوری کے بعد کم قیمتوں کے باعث اس سہولت کو کم فائدہ پہنچا۔"

انہوں نے مزید کہا کہ سعودی سہولت توسیع کی مدت کے لئے ہے لہذا یہ ممکن ہے کہ مذکورہ وجوہات کی وجہ سے فی الحال استعمال کم ہے لیکن خام قیمت میں اضافے کے بعد اس میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

معاہدے کے تحت پاک عرب ریفائنری کمپنی (پارکو) اور نیشنل ریفائنری لمیٹڈ (این آر ایل) سعودی عربکو پروڈکٹ ٹریڈنگ کمپنی سے خام تیل کی خریداری کرے گی۔ اسی طرح پاکستان اسٹیٹ آئل (پی ایس او) اور پاکستان ایل این جی لمیٹڈ (پی ایل) بالترتیب سعودی کمپنی سے پیٹرولیم مصنوعات اور ایل این جی خریدیں گے۔وزارت خزانہ کا جواب اس کہانی کے درج ہونے تک منتظر تھا۔ پاکستان نے سعودی عرب سے 3.2٪ شرح سود پر 3 ارب ڈالر کی نقد رقم کا بندوبست کیا۔ متحدہ عرب امارات کی نقد امداد تین سال کی سود کی شرح پر دو سال کے لئے حاصل کی گئی تھی ، ایک تحریری جواب کے مطابق جو اس وقت کے وزیر خزانہ اسد عمر نے سینیٹ میں جمع کرایا تھا۔

گذشتہ سال مئی میں وزیر اعظم کے مشیر برائے خزانہ ڈاکٹر عبد الحفیظ شیخ نے اپنے ٹویٹر ہینڈل کے ذریعے اعلان کیا تھا کہ "یکم جولائی 2019 سے کے ایس اے pet 275 ملین ہر ماہ کی پیٹرولیم مصنوعات کی سہولت کیلئے موخر ادائیگی 3 سالوں میں 3.2 بلین ڈالر سالانہ کی رقم کو فعال کر رہا ہے۔ سال ".

دونوں ممالک نے سعودی ولی عہد شہزادہ کے اسلام آباد کے دورے کے دوران 17 فروری 2019 کو پیٹرولیم مصنوعات ، خام تیل اور ایل این جی کی درآمد کے لئے فنانسنگ معاہدہ کیا تھا۔غیر ملکی کرنسی کی 3 ارب ڈالر مالیت کی بیرون ملک پرواز اور عالمی بینک کے ذریعہ قرضوں کی رہائی میں تاخیر کے بعد پاکستان کے مجموعی سرکاری غیر ملکی کرنسی کے ذخائر ایک بار پھر دباؤ میں ہیں۔ وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے 3 ارب یوروبونڈ کے اجراء کو چھوڑنے کے فیصلے نے مجموعی سرکاری ذخائر پر بھی اثر ڈالا۔

کورونا وائرس کے پھیلنے سے برآمدات پر بھی اثر پڑا لیکن ملک درآمدات میں کمی سے بھی حاصل ہوا۔

گذشتہ ہفتے کے آخر تک یہ ذخائر 10.1 بلین ڈالر ہوچکے ہیں - نومبر 2018 کی سطح سے شاید ہی ایک ارب ڈالر اس وقت اوپر ہوں جب پاکستان مالی بیل آؤٹ پیکجوں کو محفوظ بنانے کے لئے جدوجہد کر رہا تھا۔پاکستان کو جون کے آخری ہفتے میں تقریبا$ 800 ملین ڈالر کی غیر ملکی قرض کی واپسی کرنا ہوگی اور ایشین ڈویلپمنٹ بینک اور ورلڈ بینک کی 1.5 بلین ڈالر کی نئی سہولیات کو ذخائر کو اپنی موجودہ سطح پر برقرار رکھنے کا امکان ہے۔ اسٹیٹ بینک کے مطابق ، ڈالر کی برابری ایک بار پھر دباؤ میں آگئی ہے اور جمعہ کو انٹر بینک میں روپیہ 166.63 روپے پر بند ہوا۔

بیرونی شعبے کے دباؤ پائے جارہے ہیں اس کے باوجود کہ ابتدائی 11 مہینوں میں پاکستان کے جاری کھاتوں کا خسارہ کم ہوکر 3.3 بلین ڈالر رہ گیا ہے جو گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 11.5 بلین ڈالر تھا۔

آئی ایم ایف کا پروگرام بھی تکنیکی طور پر معطل ہے اور اس کی بحالی پارلیمنٹ سے فنڈ کی اطمینان اور بجٹ کی منظوری پر منحصر ہے اور صارفین پر بجلی کے نئے سرچارجز لگانے کے لئے نیپرا ایکٹ میں ترمیم کی گئی ہے۔ سرچارجز عائد کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ صارفین پر حکومتی ناکارہیاں ختم ہوجائیں۔

**وہ قول یا جملہ جو کسی کہاوت کے طور پر مشہور ہو اسے ضرب المثل کہتے ہیں۔ اس کی جمع ضرب الامثال ہے۔**

* **یک نہ شد دو شد**

اس کہاوت کے لفظی معنی تو یہ ہیں، "ایک نہ ہوا دو ہوئے۔" اور یہ اس وقت بولی جاتی ہے جب ایک مصیبت کے ساتھ دوسری مصیبت بھی سر پر آ پڑے۔

اس کہاوت کی کہانی یوں ہے کہ ایک شخص منتر پڑھ کر مردوں کو زندہ کرنے اور دوسرا منتر پڑھ کر انہیں دوبارہ مارنے کا جادو جانتا تھا۔ وہ مردوں کو زندہ کر کے ان سے باتیں کرتا اور پھر انہیں دوبارہ جادو کے زور سے قبر میں داخل کر دیتا۔ وہ شخص جب مرنے لگا تھ اس نے اپنے ایک شاگرد کو یہ جادو سکھا دیا۔ اس کے مرنے کے کچھ عرصے بعد شاگرد نے ایک قبر پر جا کر یہ منتر پڑھا اور مردے سے باتیں کیں، لیکن مردے کو دوبارہ قبر میں داخل کرنے کا منتر بھول گیا۔ شاگرد بہت گھبرایا اور جب گھبرا کر بھاگنے لگا تو وہ مردہ بھی اس کے پیچھے آیا۔ اب وہ جہاں بھی جاتا مردہ اس کے پیچھے آتا۔ بہت کوشش پر بھی جب اسے منتر یاد نہ آیا تو اسے ایک ترکیب سوجھی۔ وہ استاد کی قبر پر پہنچا اور مردے کو زندہ کرنے کا منتر پڑھا اور استاد کے قبر سے نکلنے پر اس سے دوسرا منتر پوچھنے لگا، لیکن استاد صاحب ایسی دنیا میں پہنچ چکے تھے جہاں انہیں کوئی پچھلی بات یاد نہ تھی اور اب استاد کا مردہ بھی پہلے مردے کے ساتھ اس کے پیچھے ہو لیا۔ نتیجہ یہ کہ شاگرد وہاں سے یہ کہہ کر بھاگا کہ، "یک نہ شد دو شد"۔

#### دودھ کا دودھ پانی کا پانی

اس کہاوت کا مطلب ہے انصاف ہونا اور یہ ایسے موقع پر بولی جاتی ہے جب سچ اور جھوٹ الگ ہوجائیں اور کسی کو اس کے اچھے یا برے کام کا بدلا ملے۔

اس کا قصہ یوں ہے کہ ایک گوالا بڑا بے ایمان تھا اور دودھ میں پانی ملا کر بیچا کرتا تھا۔ بہت جلد اس نے اچھے خاصے پیسے جمع کر لئے۔ ایک روز اس نے ساری رقم ایک تھیلی میں ڈالی اور اپنے گاؤں کی طرف چلا۔ گرمی کا موسم تھا۔ پسینہ چوٹی سے ایڑی تک بہہ رہا تھا۔ گوالے کے راستے میں ایک دریا پڑا۔ اس نے سوچا چلو نہا لیتے ہیں۔ رپوں کی تھیلی اس نے ایک درخت کے نیچے رکھی۔ تھیلی پر کپڑے ڈال دئیے اور لنگوٹ کس کر پانی میں کود پڑا۔ اس علاقے میں بندر بہت پائے جاتے تھے۔ اتفاق کی بات ایک بندر درخت پر چڑھا یہ ماجرا دیکھ رہا تھا۔ گوالے کے پانی میں اترتے ہی بندر درخت سے اترا اور رپوں کی تھیلی لے کر درخت کی ایک اونچی شاخ پر جا بیٹھا۔ گوالا پانی سے نکلا اور بندر کو ڈرانے لگا، لیکن بندر نے تھیلی کھولی اور رپے ایک کر کے ہوا میں اڑانے لگا۔ درخت دریا کے کنارے سے بہت قریب تھا اور رپے اڑا کر پانی میں گرنے لگے۔ گوالے نے رپوں کو پکڑنے کی بہت کوشش کی، لیکن پھر بھی آدھے رپے پانی میں جا گرے۔ راستہ چلتے لوگ جو گوالے کی بے ایمانی سے واقف تھے اور یہ تماشہ دیکھنےجمع ہوگئے تھے گوالے کی چیخ و پکار سن کر کہنے لگے، "دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوگیا۔" یعنی گوالے نے جو آدھے پیسے دودھ میں پانی ملا کر بے ایمانی سے کمائے تھے وہ پانی میں مل گئے۔

#### بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا

لنڈورا یعنی دم کٹا۔ مطلب یہ کہ کسی کام میں نقصان ہو جائے تو مزید نقصان سے بچنے کے لئے اس کام کو چھوڑ دینا چاہئے۔ یہ کہاوت اس وقت بولی جاتی ہے جب کوئی چالاک شخص اپنی چکنی چپڑی باتوں سے کسی کو دھوکا دینا چاہے اور وہ اس سے ایک دفعہ نقصان اٹھا چکنے کی وجہ سے دوبارہ اس کی باتوں میں نہ آئے۔

اس کا قصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک بلی نے ایک چوہے کو پکڑنے کے لئے چھلانگ لگائی۔ چوہا جھکائی دے کر بچ نکلا مگر پھر بھی بلی نے جاتے ایک پنجہ مار کر اس کی دم اکھیڑ لی۔ چوہا جان سلامت لے کر بل میں پہنچا تو خدا کا شکر ادا کیا اگرچہ اسے لنڈورا ہونے کا بے حد دکھ تھا۔ بلی بہت کائیاں تھی۔ اس نے ہاتھ آیا شکار جو یوں جاتے دیکھا تو ایک چال چلی۔ چوہے کے بل کے پاس جاکر بولی، "ارے بھانجے، تو مجھ سے خواہ مخواہ ہی ڈر گیا۔ میں تو تیری خالہ ہوں۔ تجھ سے مذاق کر رہی تھی۔ چل آ باہر آ! تیری دم جوڑ دوں۔ لنڈورا بہت برا معلوم ہوگا۔" مگر چوہا بھی بہت سیانا تھا۔ بلی کی نیت بھانپ کر بولا، "بخشو بی بلی میں لنڈورا ہی بھلا۔

#### آپ کا نوکر ہوں بینگن کا نہیں

#### مطلب یہ کہ جس سے فائدہ پہنچے گا ہم اس کی ہاں میں ہاں ملائیں گے۔ یہ کہاوت اس وقت بولی جاتی ہے جب کوئی خوشامدی موقعے کے مطابق کسی بڑے کی ہاں میں ہاں ملائے اور اس کی اپنی کوئی رائے نہ ہو۔

#### اس کی کہانی یہ ہے کہ ایک بادشاہ کا وزیر بہت خوشامدی تھا۔ بادشاہ جو بھی کہتا وزیر فورا اس کی تائید کرتا۔ ایک دن بادشاہ نے کہا، "بیگن بہت اچھی ترکاری ہے۔"

#### وزیر کہنے لگا، "سرکار، بینگن کے کیا کہنے ہیں۔ ذائقے دار، خوبصورت۔ ترکاریوں کا بادشاہ ہے۔ حکیموں کا کہنا ہے بینگن کئی بیماریوں کا علاج ہے۔"

#### اگلے دن بادشاہ کسی اور موڈ میں تھا۔ بادشاہوں کا تو یہی حساب ہوتا ہے کہ پل میں ماشہ پل میں تولہ۔ کہنے لگے، "بینگن بری ترکاری ہے۔"

#### ناؤ میں خاک اڑانا

#### ناؤ کا مطلب ہے کشتی۔ اب آپ کہیں گے کہ کشتی میں خاک یعنی مٹی بھلا کوئی کیسے اڑا سکتا ہے۔ یہ تو بے تکی بات ہوئی، تو جناب اس کہاوت کا مطلب ہے بے تکا بہانہ بنانا۔ یہ کہاوت ایسے موقعے پر بولی جاتی ہے جب کوئی شخص ایک نا حق بات کہے اور پھر اسے صحیح ثابت کرنے کے الٹے سیدھے بہانے تراشے یا کوئی کسی پر ظلم کرنے کے لئے بے تکی دلیل دے۔

#### اس کا قصہ بھی سنئیے۔ ایک کشتی میں شیر اور بکری اکٹھے دریا پار جارہے تھے۔ بکری کو دیکھ کر شیر کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اس نے سوچا کہ کسی بہانے سے اسے ہڑپ کرنا چاہیے۔ آخر کوئی بہانہ نہ ملا تو بولا، "اے نالائق! ناؤ میں خاک کیوں اڑا رہی ہو؟ اگر میری آنکھ میں خاک چلی گئی تو؟"

#### بکری نے جواب دیا، "ناؤ میں بھلا خاک کہاں؟"

#### اس پر شیر بولا، "بد تمیز، زبان چلاتی ہے۔" اور اسے کھا گیا

#### وزیر نے فورا ہاں میں ہاں ملائی اور بولا، "جی حضور، بینگن بھی بھلا کوئی ترکاری ہے۔ کالا منہ ہے۔ نہ شکل ہے نہ ذائقہ۔ حکیموں کا کہنا ہے کہ بینگن کھانے سے خون میں خرابی ہوجاتی ہے۔"

#### بادشاہ نے حیران ہو کر کہا، "کل جب میں بینگن کی تعریف کر رہا تھا تو تم بھی تعریف کر رہے تھے اور آج میری دیکھا دیکھی بینگن کی برائی کر رہے ہو؟"

#### وزیر نے جواب دیا، "جہاں پناہ، میں آپ کا نوکر ہوں بینگن کا نہیں"

#### کوّا چلا ہنس کی چال

#### اپنی بھی چال بھُولا''۔ یہ اس وقت کہی جاتی ہے ،جب کوئی شخص اپنی حیثیت سے بڑھ کر کوئی کام کرے اور اس میں نقصان اٹھائے۔ کہتے ہیں ایک بار کسی دیوتا نے پرندوں کی ایک سلطنت قائم کرنے کا سوچا اور منادی کرا دی کہ فلاں روز سب پرندے حاضر ہوں جو ان سب میں حسین ہو گا اس کو بادشاہ بنایا جائے گا۔ ایک کالے کوے کو بادشاہ بننے کی بڑی تمنا تھی۔ اس نے ہنس کو خوبصورت سمجھ کر اس کے ادھر اُدھر گرے ہوئے پر اٹھائے اور اپنے تمام بدن پر سجا لئے۔ جب تمام پرندے حاضر ہو گئے تو کالا کوا بھی ہنس کے بھیس میں آیا اور پھر خوبصورت ہونے کی وجہ سے اسی کا انتخاب بھی ہو گیا۔ پرندوں نے اس کی چال سے سمجھ لیا کہ یہ ہنس نہیں ہے بلکہ اس کی چال کچھ کوے جیسی لگتی ہے چنانچہ انہوں نے فوراً اس کے سارے پر نوچ لئے جس کے باعث کوا اپنی اصل شکل میں سامنے آ گیا لہٰذا اسی وقت سے یہ مثل بھی مشہور ہو گئی کہ ''کوّا چلا ہنس کی چال''۔ تو بچو! یہ مثل بھی بہت مشہور ہے اور اکثر بولی جاتی ہے ۔

#### دال میں کچھ کالا ہے

#### کسی پوشیدہ بات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے یہ مثل بولتے ہیں یعنی ظاہراً تو کچھ نہ ہو لیکن باطن میں کوئی نہ کوئی عیب یا خرابی ضرور ہو۔ کہتے ہیں کہ ایک سوداگر بچہ تجارت کی غرض سے کسی شہر میں گیا۔ جاتے وقت لوگوں نے اس کو آگاہ کر دیا تھا کہ جہاں جا رہے ہو وہاں کے لوگ انتہائی جھگڑالو اور شرپسند ہیں ان سے ہوشیار رہنا۔ سوداگر بچے نے اس شہر میں پہنچ کر ایک سرائے میں قیام کیا اور چند دنوں کے لئے ایک ملازم بھی رکھ لیا۔ اگلے دن ایک کانے آدمی نے سوداگر بچے سے آ کر کہا کہ غالباً آپ کے والد کا انتقال ہو گیا ہے شاید اسی وجہ سے آپ خود یہاں تشریف لائے ہیں؟ وہ بیچارے جب بھی یہاں تشریف لاتے تو اسی سرائے میں قیام کرتے تھے۔ سوداگر بچہ اس کانے شخص کی باتوں سے سمجھ گیا کہ اب یہ کوئی دغا بازی کرنے والا ہے اس لئے وہ ہوشیار ہو گیا۔تھوڑی دیر کے بعد کانے نے کہا۔ آپ کے والد آنکھوں کی تجارت کرتے تھے۔ ان کے پاس میں نے اپنی ایک آنکھ گروی رکھ کر کچھ روپے لئے تھے اب آپ وہ روپے لے کر میری آنکھ واپس کر دیجئے۔ سوداگر بچہ یہ سن کر بہت گھبرایا اور اس کانے کو کل کا وعدہ کر کے اس وقت تو ٹال دیا۔ اگلے دن جب آیا تو سوداگر بچہ اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہو چکا تھا۔ اس نے کانے سے کہا کہ میرے پاس والد مرحوم کی گروی رکھی ہوئی سینکڑوں آنکھیں ہیں۔ میں رات بھر تمہاری آنکھ تلاش کرتا رہا لیکن نہ مل سکی۔ اب صرف یہی طریقہ ہے کہ تم دوسری آنکھ بھی مجھے دے دو تاکہ میں اس کے ساتھ ملا کر تلاش کر لوں اور تمہیں دے دوں۔ اس کے علاوہ مجھے یہ بھی خیال آیا کہ کہیں کسی دوسرے کی آنکھ بدل نہ جائے۔ کانے نے جب یہ سنا تو سمجھ گیا کہ یہاں دال گلنا دشوار ہے۔ وہ سوداگر بچے سے اپنی جان چھڑوا کر وہاں سے رفوچکر ہو گیا۔ سوداگر بچہ جب اس شرپسند اور منافقوں کے شہر سے دلبرداشتہ ہو کر نکلنے لگا تو اس نے ملازم کو تنخواہ دینا چاہی۔ ملازم نے کہا کہ حضور نے ملازمت دیتے وقت کہا تھا کہ کچھ دیں گے، روپوں کا معاہدہ نہیں ہوا تھا اس لئے مجھے روپے نہیں بلکہ کچھ چاہئے۔ سوداگر بچہ سوچنے لگا اور ایک ترکیب اس کے ذہن میں آ ہی گئی۔ اس نے ملازم کو بازار بھیج کر ٹال دیا اور اس روز کی پکی ہوئی مسور کی دال ایک کوزے میں بھری۔ پھر تھوڑی سی کالی مرچیں ڈال کر کوزے کو الماری میں رکھ دیا۔ ملازم جب واپس آیا تو سوداگر بچے نے کہا کہ دیکھو تو الماری میں کیا رکھا ہے؟ حضور اس میں دال ہے۔ سوداگر بچے نے کہا! اور کیا ہے؟ ملازم بولا۔ کالا معلوم ہوتا ہے۔ سوداگر بچے نے کہا! کالا کیا ہے؟ ملازم نے کہا! کچھ ہے۔ سوداگر بچے نے اسی وقت کہا! جس کچھ دینے کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا، وہ یہی ہے۔ تم اس کو لے لو اور اپنے گھر کا راستہ لو۔ اس وقت سے یہ مثل مشہور ہو گئی کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ایسی ہی مثال آپ نے اکثر سنی ہو گی۔

#### انگور کھٹے ہیں

#### یہ اس وقت کہتے ہیں جب کہیں پر کسی کا بس نہ چلے تو وہ کہے کہ میں یہ کام کرنا ہی نہیں چاہتا یا پھر خود کو اعلیٰ کردار ظاہر کرے کہ میں دو نمبر قسم کے کام نہیں کرتا۔اس کی کہانی کچھ یوں ہے کسی دیوار پر انگوروں کی بیل تھی اور اس پر انگوروں کے گچھے لٹک رہے تھے۔ ایک لومڑی کا وہاں سے گذر ہوا۔ انہیں دیکھ کر اس کے منہ میں پانی آ گیا۔ وہ قریب گئی۔ اس نے دیکھا کہ انگور کافی اونچے ہیں۔ اس نے بہت اچھل کود کی کہ کسی طریقے سے انگوروں تک پہنچ جائے مگر انگور اونچے ہونے کی وجہ سے وہ ان کو حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ آخر تھک گئی۔ جب بس نہ چلا تو یہ کہہ کر چل دی کہ یہ سب انگور تو کھٹے ہیں۔ انہیں کھانے سے کیا فائدہ۔بچو یہ مثل بھی بہت مشہور ہے اور عام بولی جاتی ہے کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ایک مرتبہ ایک بندر کسی دودھ والے کی دکان سے پیسوں کا غلہ اٹھا کر لے گیا اور ایسے درخت پر جا بیٹھا جو دریا کے کنار ے تھا۔ وہ غلے سے پیسے نکال کر کبھی خشکی پر پھینک دیتا اور کبھی دریا میں اِس کو دیکھ کر کسی تماشائی نے کہا کہ یہ ''دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر رہا ہے''۔ یعنی دودھ والے نے دودھ میں جتنا پانی ملایا اس کے پیسے دریا میں پھینک دئیے اور دودھ کی قیمت خشکی پر۔ تاکہ دودھ والا آ کر اٹھا لے۔

#### چور کی داڑھی میں تنکا

#### کہتے ہیں کسی زمیندار کی بھینس چوری ہو گئی۔ زمیندار نے قاضی کے پاس جا کر فریاد کی اور مشکوک آدمیوں کے نام بتائے۔ قاضی نے ان سب کو جمع کر کے کہا کہ جس نے بھینس چرائی ہے مجھے معلوم ہو چکا ہے کیونکہ اس کی داڑھی میں تنکا ہے۔ ان لوگوں میں چور بھی موجود تھا اس نے سوچا کہیں میری داڑھی میں تنکا نہ ہو، اس نے فوراً ہی اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرا ۔ جبکہ باقی لوگ ہاتھ نیچے کئے کھڑے تھے اس حرکت پر وہ فوراً ہی پکڑ لیا گیا۔ اس نے اقرار جرم کر لیا اور اسے بھینس واپس کرنا پڑی۔ یہ والی مثال تو آپ خوب جانتے ہوں گے۔

#### چور کی داڑھی میں تنکا

#### کہتے ہیں کسی زمیندار کی بھینس چوری ہو گئی۔ زمیندار نے قاضی کے پاس جا کر فریاد کی اور مشکوک آدمیوں کے نام بتائے۔ قاضی نے ان سب کو جمع کر کے کہا کہ جس نے بھینس چرائی ہے مجھے معلوم ہو چکا ہے کیونکہ اس کی داڑھی میں تنکا ہے۔ ان لوگوں میں چور بھی موجود تھا اس نے سوچا کہیں میری داڑھی میں تنکا نہ ہو، اس نے فوراً ہی اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرا ۔ جبکہ باقی لوگ ہاتھ نیچے کئے کھڑے تھے اس حرکت پر وہ فوراً ہی پکڑ لیا گیا۔ اس نے اقرار جرم کر لیا اور اسے بھینس واپس کرنا پڑی۔ یہ والی مثال تو آپ خوب جانتے ہوں گے۔